34604 ـ كیا بیماری، یا كوئی حادثہ وغیرہ كي بنا پر جو تكلیف بھي آتی ہے بندی كو اس كا اجروثواب حاصل ہوتا ہے؟

سوال

جادو اور نظر بد اللہ تعالی كي طرف سے ابتلاء اور آزمائش ہے، تو كیا جب بندے كواس میں سے كوئي ایك كا سامنا كرنا پڑے تو اسے اجر حاص ہوتا ہے؟
اور كیا بیماری یاا حادثہ وغیرہ كي بنا پر جو بھي تكلیف آتي ہے اس پر بندے كو اجر حاصل ہوتا ہے یا اسلام نے كوئي ایسے امور بیان كئے ہیں جن پر عمل كرنے سے یہ اجر حاصل ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (10936) كے جواب میں شیخ محمد صالح ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی كا فتوی گزر چكا ہے، اور اس میں یہ بیان كیا گیا ہے كہ جن مصائب اور تكلیفوں پر مسلمان كو اجروثواب حاصل ہوتا ہے وہ ہیں جن پر وہ صبر و تحمل كا مظاہرہ كرے اور اس پر اللہ تعالی سے اجروثواب كےحصول كي نیت ركھے تو اسے اجر حاصل ہوتا ہے.

اس میں كوئي شك نہیں كہ نظر بد اور جادو مسلمان شخص كو پہنچنے والی مصیبتوں میں سب سے بڑی مصیبت ہے، اور اس میں مبتلا ہونے والے كي عقل اور دل وجان اور اعضاء پر اس كا بہت بڑا اثر ہوتا ہے، لھذا اگر وہ اس پر صبر كرتا ہے تو اللہ تعالی كي جانب سے اسے اجروثواب حاصل ہوگا.

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما بیان كرتے ہیں كے ایك سیاہ رنگ كي عورت نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے پاس آئی اور كہنے لگی:

مجھ پر دورہ پڑتا اور میں بے لباس ہو جاتی ہوں لھذا آپ اللہ تعالی سے میرے لئے دعا كریں، تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر تم چاہو تو صبر كرو تو تجھے جنت ملے گي، اور اگر چاہو تو میں اللہ تعالی سے دعا كردیتا ہوں كہ وہ تجھے

اس سے عافیت دے"

تو وہ عورت کہنے لگي: میں صبر کرتی ہوں، وہ کہنےلگی میں بے لباس ہو جاتی ہوں لھذا آپ میرے لئے اللہ تعالی سے دعا کریں کہ میں بے لباس نہ ہوا کروں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائي. صحیح بخاري حدیث نمبر (5652) صحیح مسلم حدیث نمبر (2576) .

انسان کو اس کي جان اور مال یا اس کے خاندان میں جو بھي مصیبت اور تکلیف آتی ہے وہ خالصتا شر نہیں، بلکہ اس کي بنا پر بعض اوقات بندے کو بہت زیادہ خیر اور بھلائی حاصل ہوتی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں ایسا علاج ذکر کیا ہے جس سے نفس کي تکلیفوں میں تخفیف ہو جاتی اور اور اس پر جو اجر حاصل ہوتا ہے اس کا بھي ذکر کیا ہے، اور وہ علاج اس مصیبت اور تکلیف پر صبر کرنا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا، اور یہ اللہ تعالی کا وعدہ ہے جو اس نے پورا کرنا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

اور صبر کرنے والوں کو خوشخبري دے دو، وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ بلاشبہ ہم اللہ تعالی کے لئے ہي ہیں اور یقینا ہم اس کي جانب ہي لوٹنے والے ہیں، انہی لوگوں پر اللہ تعالی کي نوازشیں اور رحمتیں ہیں، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں البقرۃ (155-157) .

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ کلمہ مصیبت زدہ کے لئے سب سے زیادہ جلدي یا بدیر پہنچا ہوا علاج ہے، کیونکہ یہ دو عظیم اصولوں پر مشتمل ہے جب بندے میں یہ دونوں اصول پائے جائیں اور ان دونوں اصولوں کي معرفت حاصل کر لے تو اس کي مصیبت ہلکی ہو جاتی ہے:

پہلا اصول: کہ بندہ اور اس کا مال و دولت یہ سب کچھ حقیقتا اللہ تعالی کي ملکیت ہیں، اور بندے کو یہ سب کچھ عاریتا اور عارضي ملي ہیں، لھذا جب اللہ تعالی اس سے یہ اشیاء لے لیتا ہے کہ وہ اس شخص کي طرح ہے جس کے پاس کوئي چیز عاریتا رکھ گئی ہو اور عاریت رکھنے والا شخص اس سے وہ چیز واپس لے لے.

دوسرا اصول: بندے کا مرجع اور اس کا اصل ٹھکانہ اس کے حقیقی مولا و آقا کي جانب ہي بالآخر اس نے اللہ تعالی کي جانب واپس جانا ہے، اور یہ ضروری چیز ہے کہ وہ اس فانی دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ دے اور اپنے رب کے

پاس اسی طرح اکیلا جائے جس اسے پیدا کیا تھا نہ تو اس کا کوئي اہل اولاد تھي اور نہ مال ودولت اور کنبہ قبیلہ، اور نہ ہي کوئی نیکیاں اور برائي، لھذا جب بندے کي ابتدا بھي یہ ہے اور اس کي انتہاء بھي: تو پھر وہ موجودہ پر کس طرح خوش ہوتا اور کسي مفقود اور چھن جانے والی چیز کا افسوس کس طرح کرتا ہے؟ اور اس بیماري کا سب سے بڑا علاج اس ابتداء اور اس کے حشر و نشر کي فکر اور سوچ ہے.

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 189) اختصار کےساتھ ذکر کیا گیا ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگی اور تکالیف و مصائب پر صبر تو صرف مومن شخص ہي کرتا ہے اس کےعلاوہ کوئي نہیں .

صہیب رومی رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مومن کا معاملہ بہت ہي عجیب ہے کہ اس کے اس کا سارے معاملات میں ہي خیر وبھلائي ہے، اورمومن کےعلاوہ یہ کسي اور کے لئے نہیں، اگر اسے آسانی اور خوشی حاص ہوتی ہے تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے اسے اس کا اجر ملتا ہے، اور اگر اسے کوئي تنگي اور مصیبت پہنچتی ہے تواس پر وہ صبر کرتا ہے تو اسے پھر بھي اجروثواب حاصل ہوتا ہے، لھذا مسلمان کے لئے اللہ تعالی کے ہر فیصلے میں خیرو بھلائي ہے" صحیح مسلم حدیث نمبر (2999) .

مصائب اور تنگیاں یقینا اللہ تعالی کي طرف سے بندے کي آزمائش اورامتحان ہے، اور اللہ تعالی کي جانب سے اس کے ساتھ محبت کي علامت ہے؛ جبکہ یہ ایك دوائي کي مانند ہے اگر چہ وہ دوائي کڑوي ہے، لیکن یہ دوائي آپ کڑوی ہونے کےباوجود اسے دینگے جس سے تمہیں محبت ہے - اور اچھي اچھي مثالیں اللہ تعالی کے لئے ہیں - لھذا حدیث میں ہے کہ:

" عظیم بدلہ امتحان اور آزمائش بڑي ہونے کے اعتبار سے ملتا ہے، اور بلا شبہ اللہ تعالی جب کسی قوم سے محبت کرنے لگتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، لھذا جواس پر راضی ہو جائے اسے رضامندی اور خو شنودی حاصل ہو جاتی ہے، اور جو ناراض ہو اسے ناراضگي ملتی ہے" جامع ترمذی حدیث نمبر (2396) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

لھذا کسي بھي مسلمان کےلائق اور اس کےشایان شان نہیں کہ وہ اللہ تعالی کي جانب سے مقدر کردا آزمائش کو ناپسند کرتا پھرے، حسن بصري رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

پہنچنے والی مصیبتوں اور تکلیفوں اور حادثات کو ناپسند نہ کرو، ہو سکتا ہے جسے تم ناپسند کرتے ہو اس میں تمہاری نجات اور کامیابی ہو، اور ہو سکتا ہے جس معاملے کو تم ترجیح دیتے ہو اس میں تمہاری ہلاکت ہو.

واللہ اعلم .